Day:

Date:

سوال نمبر ۱

اسلام کے بنیادی عقائد کو بالعموم اور آخرت کا نظریہ بالخصوص بیان کریں۔ اسلام ان کے ذریعے معاشرے اور فرد کی زندگی کی اصلاح کیسے کرتا ہے؟

تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ زندگی کے ہر موڑ پر فرد اور معاشرے کی رہنمائی کرتا ہے۔ رسول کریم ﷺ جن کی بدولت خدا کریم نے انسانیت پر احسان کیا اور اپنی کتاب قرآن مجید نازل کیا۔ اسلام کی حاکمیت اور منزل من اللہ ہونے کی طرف اشارہ قرآن مجید نے کچھ اس طرح بیان فرمایا ہے:

ان الدین عند اللہ الاسلام فمن یبتغ غیر الاسلام دین فلن یقبل منہ

ترجمہ

اللہ کے ہاں دین صرف اسلام ہے جو کوئی بھی اسلام کے بغیر دین مانے گا اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا

اسلامی عقائد و نظریات نہ صرف دنیا بلکہ آخرت کے لیے بھی انسانیت کی رہنمائی کرتے ہیں۔ دنیاوی لین دین مرنے کے بعد والی اخروی زندگی حتیٰ کہ ہر معاملے میں فرد کی رہنمائی کرتے ہیں اور آخرت کی زندگی میں کامیابی کی ضمانت مہیا کرتے ہیں۔

CamScanner

Day:

Date:

اسلام کے بنیادی عقائد

اسلام کے بنیادی عقائد کو بار بار سمجھنے کی کوشش کی جائے تو معاشرہ فلاح و بہبود پہ مشتمل ہو جائے گا۔

عقیدہ توحید

یہ عقیدہ ہمیں خدا تعالی کی وحدانیت کی طرف راغب کرتا ہے اور احساس دلاتا ہے کہ اس روئے ارض پہ کنٹرول کرنے والی ذات صرف اور صرف ایک ہے۔ اس عقیدہ کی وضاحت قرآن مجید نے کچھ اس انداز میں بیان کی ہے:

"قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد"

ترجمہ اے نبی ﷺ آپ فرما دیں کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہیں۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہیں۔ اللہ کا کوئی ہمسر اور ہم پلہ نہیں وہ اکیلا ہے۔

عقیدہ رسالت

اس عقیدے کی بدولت انسان یہ بات ماننے پہ مجبور ہو گیا ہے کہ انسان اللہ کی بندہ بندہ مخلوق ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے بنائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی گزارے اور اس مقصد کے لیے انسان کی اولاد میں سے ہی اللہ نے نبی اور رسول بھیجے جو کہ انسانوں کو سیدھی راہ دکھاتے اور دنیاوی و اخروی زندگی

بہتر بنانے کی تلقین کرتے۔ اس بات کو قرآن مجید نے کچھ اس طرح بیان فرمایا۔

لقد من علی المومنین اذ بعث فیھم رسول من انفسھم یتلو علیھم ایتیہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ

ترجمہ

ہم نے مومنین پر احسان کیا اور ہم نے انہی میں سے ایک رسول ان کی طرف بھیجا جو کہ ان کو آیتیں پڑھ کر سنائے اور ان کا تزکیہ کرے اور ان کو حکمت اور کتاب کی تلقین کرے۔

عقیدہ ختم نبوت

اسلامی بنیادی عقیدہ رسول کریم کی ختم نبوت پر ہی خاموش نہیں بلکہ وہ اس جامعیت کے ساتھ نبی کریم کی زندگی کو محفوظ کرتا ہے بلکہ اقوام عالم کو اس بات کا پیغام بتاتا ہے کہ رسول کریم کی ذات آخری پیغمبر ہستی ہیں جن کے بارے میں قرآن مجید نے فرمایا:

"ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین"

ترجمہ

محمد مردوں میں کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں۔

Day: Date:

عقیدہ آخرت

عقیدہ آخرت سے مراد یہ زندگی بالکل عارضی ہے اور اس زندگی کے ختم ہونے کے بعد اگلی زندگی شروع ہوگی آخرت کی زندگی بہت غیر متوقع ہوگی وہ لوگ جو یہاں پر رہ کر عیش و عشرت اور دنیاوی کاموں میں مصروف ہے وہ اللہ کے ہاں ویسا بدلہ پائیں گے جیسے وہ اعمال کرتے رہے ہیں۔ اس کے برعکس وہ لوگ جو اللہ کی باتوں کو من و عن تسلیم کرتے رہے ان کے لیے الگ قسم کا بدلہ ہوگا۔ رسول کریم کے بارے میں خدا کریم تسلی دیتے اور سنبھالتے ہوئے فرماتے ہیں:

آخرۃ خیر لک من الاولیٰ

ترجمہ آپ کی اخروی زندگی آپ کی پہلی زندگی سے اچھی ہوگی۔

دنیاوی زندگی کھیل و تماشہ

زندگی کی حقیقت وہ ہی ہے جو کہ زندگی بنانے والے نے بتائی ہے۔ اللہ کریم نے اپنی کتاب میں زندگی کو حقیر سمجھا ہے اور فرمایا ہے:

وما ھذہ الحیوۃ الدنیا الا لھو و لعب

ترجمہ یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور دل کا بہلاوا ہے۔

Day: ______ Date: ______

جنت اور جہنم کا تصور

آخرت ایک طرح سے نعمت بھی ہے جو لوگ یہاں پہ عیش و عشرت میں پڑے ہوئے ہیں ان کے لیے یہ زندگی جنت ہے اور جو لوگ مختلف مصائب اور تکالیف میں زندگی بسر کر رہے ہیں ان کے لیے یہ زندگی جہنم سے بھی بدتر بنی ہوئی ہے۔ قرآن حکیم نے اس نظریہ کو بھی بیان کیا ہے اور فرمایا ہے کہ:

"جنت تجری من تحتھا الانھار خلدین فیھا"

ترجمہ ایسی جنتیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور جنتی ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

اسی طرح جہنم میں موجود لوگ بھی اپنے کاموں کی بدولت پکڑے ہوں گے جن کے بارے میں اللہ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

ثم انکم ایھا الضالون المکذبون لاکلون المکذبون
من شجر من زقوم فمالئون من البطون

ترجمہ پھر جھٹلانے والے اے گروہوں تم تھوہر کے درخت کھاؤ گے جس سے تمہارے پیٹ پھٹ جائیں گے۔

آخرت میں وہ بندہ نجات پا گیا جو جنت میں چلا گیا وہ بندہ ناکام ہو گیا جو جہنم میں چلا گیا۔

Date:

Day:

عقیدہ آخرت پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے۔

کسی مسلمان کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اسلام کے پانچویں اصول آخرت پر یقین نہ رکھتا ہو۔ حقیقت میں انسان کے اچھے اور برے اعمال کا دارومدار اسی پہ ہے۔ اللہ کریم نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ رب العزت کے سامنے حاضر ہونے کے منکر ہیں وہ لوگ خسارے میں ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور قیامت کا انکار کیا ان کے تمام اعمال ضائع ہو گئے ہیں۔

اس روز لوگوں کی یہ غلطی بھی دور ہو جائے گی جو اللہ کے سوا کسی دوسرے دیوی دیوتا کو مانتے ہیں۔

خدا کے کلام کا ایک منظر۔

كلا لينبذن في الحطمة ۝ وما ادرىك ما الحطمة

ترجمہ

ہرگز نہیں، وہ شخص تو چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا اور تم کیا جانو وہ چکنا چور کر دینے والی جگہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورج چاند، ستاروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ اس کائنات کو بنانے والا کوئی اور نہیں میں ہوں اور ہر ایک چیز نے فنا ہو جانا ہے۔ صرف اللہ کی ذات پاک کو بقا ہے۔ خدا کریم نے سورج، چاند کی قسمیں بھی کھائی ہیں اور فرمایا:

Day: Date:

لا الشمس ینبغی لھا ان تدرک القمر
والیل سابق النھار وکل فی فلک یسبحون
(یس)

ترجمہ

نہ سورج کی مجال ہے وہ چاند کو پکڑ سکے اور نہ رات دن سے پہلے آ سکتی ہے سب اپنے اپنے متعین رستے پہ تیر رہے ہیں۔

اسلام کے عقائد کیسے فرد اور معاشرے کی اصلاح کرتے ہیں۔

اسلام ایک ایک ایسا نظام پیش کرتا ہے جس سے نہ صرف ایک انسان فلاح پا سکتا ہے بلکہ وہ پورے معاشرے کو ٹھیک اور احسن رستے پہ چلانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اسلامی عقائد لوگوں کی ذاتی زندگی کے ساتھ ساتھ اجتماعی زندگی پہ بھی گہرا اثر ڈالتے ہیں۔

ذمہ دارانہ رویہ کا فروغ

دن رات یا صبح و شام سب کا ایک وقت متعین ہے یہ تمام اجسام اللہ کی طے کردہ حدود و قیود میں اپنا کام پوری ذمہ داری سے کرتے ہیں۔ عقیدہ آخرت بھی ہمیں ذمہ داری کا احساس دلاتا ہے کہ اپنے اعمال قرآن و سنت کے تابع کریں اور اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کریں تاکہ فلاح پا سکیں۔

Day: Date:

دنیاوی مال کی بجائے اُخروی مال (نیکیوں) کو ترجیح

اللہ رب العزت نے فرمایا کہ:

ھل تنظر نفس ما قدمت لغد

ترجمہ

ہر نفس کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا کچھ آگے بھیج دیا ہے۔

عقیدہ آخرت پر یقین اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ انسان کو آخروی نیکیوں پہ یقین رکھنا چاہیے۔

رسالت کا تصور

اسلامی عقیدہ وہ واحد عقیدہ ہے جو کہ فرد اور معاشرے کو ایک سانچے میں ڈھلنے کے لیے لایا گیا ہے۔ اللہ نے مخلوقات بنائی اور اس مخلوقات کو انسانوں کے تابع کر دیا اور حضرت انسان کو اپنے رسولوں کے ذریعے واضح ہدایات کتاب کی صورت میں دیں اور ہمارے لیے آخری کتاب قرآن مجید کو چنا گیا تاکہ اس پہ عمل کر کے اپنی دین و دنیا بہتر بنا لیں۔

نیکی سے رغبت اور برائی سے اجتناب کا تصور

اسلامی عقائد فرد اور معاشرے کی اصلاح میں پیش پیش ہیں۔ خدا کریم نے صرف ایک فرد کی کارکردگی

CamScanner

Day: Date:

نہیں لی بلکہ تمام لوگوں کو بتایا ہے کہ :

"کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر"

ترجمہ

تم بہترین امت ہو لوگوں کے لیے بنائی گئی ہو اور تم لوگ نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔

جرات و شجاعت کا علمبردار

اسلام نے معاشرتی بگاڑ کو روکنے کے لیے جہاد کا ایک دروازہ کھلا رکھا ہوا ہے تاکہ لوگ زبردستی ایک دوسرے کا امن خراب کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اس میں بہادری اور دلیری کا درس بھی ملتا ہے تاکہ لوگ اللہ کی حدود کو امن و سکون تسلیم کریں۔ خدا کے کلام کی ترجمانی اقبال نے بھی کی ہے:

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

محرک عمل نہ کہ افیون

یہ بات اچھی طرح واضح ہو جانی چاہیے کہ اسلام نے آخرت کا جو تصور پیش کیا ہے اس میں انسان کے لیے ایک جدوجہد کا عنصر چھپا ہوا ہے

Day: ______

Date: ______

کہ انسان نے اس دنیا کے مردار کو ہی مکمل نہیں جان لینا بلکہ وہ تمام اعمال کرنے ہیں جو کہ اس کو دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے درکار ہیں۔ نبی کریم نے بھی اپنی ساری زندگی جدوجہد اور جہاد میں گزار دی تاکہ ایک ایسا نظام قائم کیا جائے جو کہ اللہ اور رسول کے نام ہو۔

ماحصل

نبی کریم کی طرف سے بتایا گیا رستہ جس کی بدولت افراد اور معاشرے دنیا میں کامیاب ہونے کے ساتھ ساتھ اخروی زندگی میں بھی کامیاب ہو سکتا ہے۔ اسلامی عقائد وہ واحد راستہ دکھاتے جس کی بدولت دنیاوی زندگی بہترین طریقے سے گزاری جا سکتی ہے اور کامیاب زندگی کے اصولوں میں شامل ہے کہ انسان ان خدائی احکامات کو بروئے کار لائے کیونکہ دنیا کے بارے میں کہا گیا ہے:

"الدنیا مزرعۃ الآخرۃ"

ترجمہ:

دنیا آخرت کی کھیتی ہے

ومن یرد ثواب الدنیا نؤتہ منہا ومن یرد ثواب الآخرۃ نؤتہ منہا

ترجمہ: جو دنیا کی طلب رکھے گا اس کو دنیا دے دی جائے گی اور جو آخرت کی طلب رکھے گا اس کو آخرت دے دی جائے گی۔

Day: ______ Date: ______

سوال نمبر 2

نماز کے تصور کی وضاحت کریں۔ یہ کس طرح ایک فرد کی سماجی، اخلاقی اور روحانی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔

تعارف

نماز کو صلوۃ کہتے ہیں۔ صلاۃ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں نیک تمنا۔ یعنی خدا کی طرف سے رسول کریم کو سکھایا گیا وہ مخصوص طریقہ جو آپ نے خود کر کے دکھایا اور عمل کرنے کا حکم بھی دیا۔ رسول کریم نے فرمایا:

صلوکما رایتمونی اصلی

ترجمہ نماز ایسے پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔

اسلام نے جس اہمیت سے نماز کو دکھایا ہے کسی اور ارکان کو یہ اہمیت حاصل نہیں ہوئی ہے۔ نماز پنجگانہ نہ صرف دنیاوی اعتبار سے لوگوں کے مابین رابطہ کا باعث بنتی ہے بلکہ سماجی طور پر ایک دوسرے کے دکھ درد بانٹنے کا ذریعہ بھی ہے کہ انسان مسجد میں لوگوں سے ان کی زندگی کے معاملات کے بارے میں بات کرتا نظر آتا ہے۔ نماز دین کا ستون ہے یہ روحانی طور پر بھی فرد کی زندگی کو متاثر کرتی ہے۔ اخلاقی طور پر نماز میں خشوع و خضوع کہ اللہ کے حضور اس بات کو ماننا کہ آپ کی ذات کے تابع انسانیت ہے اور بندہ ناچیز ایک ناسمجھ مخلوق ہے۔

Day: Date:

نماز کا تصور

نماز دین کا ستون ہے ارشاد ہے:

الصلوۃ عماد الدین و من اقامھا فقد اقام الدین و من ھدمھا فقد ھدم الدین

ترجمہ نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے اس کو قائم کیا گویا اس نے دین کو قائم کیا جس نے اس کو گرا دیا گویا اس نے دین کو گرا دیا۔

نماز کا تصور تب سے ہے جب سے انسان اس دنیا میں آیا آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک جتنے بھی انبیاء کرام آئے انہوں نے اپنے اپنے طریقے سے اپنی اپنی قوم کو نماز کی تلقین کی۔ کچھ لوگوں نے انبیاء کی بات مانی کچھ نے ماننے سے انکار کر دیا وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا ان کے قصے کہانیاں قرآن مجید سورۃ ھود اور دیگر سورتوں میں موجود ہے۔

نماز صرف اور صرف اللہ کی خوشنودی کا نام نہیں بلکہ عوامی فلاح و بہبود کا ذریعہ بھی ہے، اللہ تعالیٰ ہر چیز سے برتر اور بے نیاز ہیں ہمیشہ سے ہی اپنے بندوں سے توقع رکھتے ہیں کہ میری مخلوق کا خیال رکھیں اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے کوشش کریں۔ فرمان ملاحظہ کریں

الخلق عیال اللہ

ترجمہ مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا بنانے کے پیچھے یہ بات رکھ دی ہے کہ اس دنیا میں ہمیشہ آدمی کی

Day: Date:

عزت اور فلاح ضروری ہے۔ نماز اس سارے دین کا ستون ہے۔ یہ معاشرتی زندگی کے تمام معاملات کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ سماجی لحاظ سے، روحانی اور اخلاقی لحاظ سے فرد کی زندگی کو متاثر کرتی ہے۔

نماز کے انسان کی سماجی زندگی پر اثرات

۱۔ باہمی دکھ درد اور خوشیوں میں شرکت

نماز کا فائدہ یہ بھی ہے کہ نمازی ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے دکھ درد اور خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں۔ باقی نمازی اپنے بھائی کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ کیونکہ بقول اقبال

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

۲۔ باہمی مساوات کا عمل

جب نمازی کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہوتا ہے تو اللہ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت ڈال دیتے ہیں۔ اس عمل سے مرتبے چھوٹے، امیر غریب کی پہچان ختم ہو جاتی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے قدم کے ساتھ قدم اور کندھے کے ساتھ کندھا ملا کر کھڑے ہوتے

Day:
Date:

اور قرآن مجید کے اس فرمان کی تائید کرتے ہیں:

"ان اکرمکم عند اللہ اتقکم"

ترجمہ

اللہ کے ہاں وہ عزت والا ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے
اقبال نے اس بات کو اس طرح واضح فرمایا ہے

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

3- امیر کی اطاعت کا تصور

نماز کی اطاعت سے مراد اللہ کی اطاعت رسول کریم کے بتائے ہوئے طریقے سے کرنی ہے۔ نماز ہمیں امیر کی اطاعت کا بھی گُر سکھاتی ہے۔ اس عمل سے نہ صرف مساوات کا سبق ملتا بلکہ اجتماعی شان و شوکت کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ قرآن مجید اس بات کو اس انداز سے بیان فرماتا ہے:

یا ایھا الذین امنو اطیعو اللہ و اطیعو الرسول
و اولی الامر منکم

ترجمہ

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور ان میں سے جو آپ کے امیر ہوں ان کی بھی اطاعت کرو۔

Day: Date:

۴۔ قوم کا اللہ کی وحدانیت کے لیے ایک جھنڈے تلے اکٹھا ہونا

نماز کے سماجی اثرات میں ایک بات یہ بھی شامل ہے کہ اللہ کی وحدانیت کے لیے موذن کی پکار کو سن کر تمام دنیاوی کام ترک کر کے مسجد کی طرف دوڑے چلے جانا کہ ہمارا محبوب یعنی پروردگار پکار رہا ہے۔ ایک جگہ اکٹھے ہونے سے ایک دوسرے کے باہمی مسائل حل کرنے کے لیے مدد و معاون بنا جا سکتا ہے۔ اس سے تمام مسلمان قبلہ رخ کھڑے ہو کر ایک جگہ کو مرکز مان کر پوری جماعت اللہ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔ فرمان ہے

یدع اللہ علی الجماعت

ترجمہ: جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

نماز کے انسان کی اخلاقی زندگی پر اثرات

نماز انسان کی اخلاقی زندگی پر بھی عمل اثر رکھتی ہے۔

۱۔ اخلاق اچھے ہونے کی دلیل:

نمازی انسان اللہ کی بات مان کر پانچ وقت اللہ کے حضور پیش ہوتا ہے جس سے اس میں اخلاق حسنہ پیدا ہو جاتے ہیں جو کہ یقیناً معاشرتی فلاح کی طرف بات جاتی ہے۔ نماز قائم کرنے والا اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے

Day: Date:

اور اپنے اخلاق رسول کریم جیسے بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ رسول کریم کے اخلاق کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے۔

وما انت بنعمت ربک بمجنون
وانک لعلی خلق العظیم

ترجمہ نہ آپ بھٹکے ہیں اور نہ بے راہ ہوئے ہیں بلکہ آپ ﷺ کو اخلاق کے اعلیٰ درجے پہ پہنچ گئے ہیں۔

۲۔ بے حیائی اور برے کاموں سے اجتناب

نماز انسان کی جلوت اور خلوت دونوں کی نگرانی کرتی ہے۔ نماز پڑھنے والا بندہ برائی اور بے حیائی سے باز رہتا ہے۔ یوسف علیہ السلام کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ آپ اللہ کی نگہبانی کے ساتھ ساتھ نماز کے بھی پابند تھے تو اللہ نے آپ کو اس گناہ سے بچایا جس کے بارے میں عورت نے کہا تھا

وقالت ھیت لک وقال معاذ اللہ

ترجمہ اور اس نے کہا کہ میری طرف آ تو یوسف نے کہا کہ اللہ کی پناہ۔

نماز کے بارے میں اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا

ان الصلوۃ تنھی عن فحشاء والمنکر

ترجمہ بے شک نماز فحاشی اور برائی سے روکتی ہے۔

3۔ جھوٹ سے کنارہ کش ہونے کا حکم:

جس طرح اللہ کی ذات سچ ہے اور سچ کی پرچار کرتی ہے اس طرح اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ میرا ماننے والا بھی سچ کی بات کرے۔ دنیا کے دیگر مذاہب بھی سچ کی بات کرتے ہیں جیسے ہندو دھرم میں "**رام نام ست ہے**" کی بات بولی جاتی ہے۔ اس طرح نمازی بندہ سچ بولتا اور سچی بات کی تلقین کرتا ہے۔ اللہ نے فرمایا

"**لعنت اللہ علی الکذبین**"

ترجمہ بے شک جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

بالکل اسی طرح ایک اور جگہ اللہ نے فرمایا اور نبی کریم نے تائید بھی کی

الصدق ینجی والکذب یھلک

ترجمہ سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے

نماز کے روحانی زندگی پر اثرات

انسان اللہ کا نائب ہے۔ انسان کے پاس مخصوص اختیارات ہیں جو اس کو غیر انسانوں سے مختلف بناتے ہیں۔ خدا کی تقدیم پہ راضی رہنے والا انسان مکمل طور پر مطمئن ہوتا ہے۔ روح کے بارے میں قرآن مجید نے بیان فرمایا

روح من امر ربی

ترجمہ روح اللہ کا ایک امر (حکم) ہے۔

Day: ____________ Date: ____________

1- اللہ سے رابطہ کا ذریعہ

نماز سے انسان کا رابطہ رب کریم سے قائم ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ ہر کام کرتے ہوئے اللہ کا ڈر اور خوف اپنے دل میں رکھتا ہے اور ہر برا کام کرنے سے گھبراتا ہے۔

2- اللہ سے ڈر اور خوف کا پہلو

نمازی انسان ہر برا کام کرنے سے پہلے یہ دیکھتا ہے کہ اللہ کی ذات میری اس حرکت کو دیکھ رہی ہے اور وہ مجھے کھرے میں لیے ہوئے ہے۔ قرآن مجید نے فرمایا

واقیمو الصلوٰۃ ولا تکونو من المشرکین

ترجمہ

اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

3- اللہ سے قرب کا ذریعہ

نمازی انسان اللہ کے قرب کے قریب ہوتا ہے۔ نماز ہی اللہ سے قرب کا ذریعہ ہے۔ اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا:

نحن اقرب علیہ من حبل الورید

ایک اور موقع پر رسول کریم نے فرمایا:

بین العبد و بین الشرک ترک الصلوٰۃ

ترجمہ

اللہ کے بندے اور مشرک کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔

Day: Date:

4۔ گناہ گار کے گناہ جھڑنے کا باعث

نماز انسان کے گناہ جھاڑنے کا بھی باعث بنتی ہے۔ رسول کریم نے ایک مرتبہ مثال دیتے ہوئے فرمایا میرے صحابہ آپ بتاؤ کہ کسی کے گھر کے آگے سے نہر گزرتی ہو اور وہ بندہ پانچ وقت وہاں پہ نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جاتی ہے۔ تو صحابہ نے فرمایا نہیں اللہ کے رسول اس شخص کے جسم پر کوئی میل کچیل نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا بالکل اسی طرح جس کے پاس نماز کی پابندی ہے اس کے بھی کوئی گناہ نہیں ہوں گے۔

5۔ جنت میں جانے کا سبب

نمازی جب نماز ادا کرتا ہے تو وہ اللہ کے حضور گڑگڑاتا اور معافی مانگتا ہے کہ مجھے جنت مل جائے قرآن حکیم نے اس بات کو بیان کرتے ہوئے ایک نقشہ کھینچا ہے۔

فی جنت یتساءلون عن المجرمین
ماسلککم فی سقر قالوا لم نک من
المصلین

ترجمہ جنتی لوگ مجرموں سے سوال کریں گے کہ آپ کو کون سی چیز ادھر لے آئی تو وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

۶۔ فرض شناسی کا جذبہ

نمازی کے اندر نہ صرف فرض شناسی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے بلکہ یہ وقت کے ساتھ بڑھتا رہتا ہے۔ ایک فرد اگر ۴۰ دن تک مسلسل نماز ادا کرتا رہے تو ۴۱ ویں دن وہ خود بخود ہی سوچے گا کہ مجھے نماز ادا کرنی ہے۔ نمازی لوگ تقلید کرتے ہیں اور مثالی معاشرہ بنانے میں اپنا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

حاصل کلام

انسان علم اور حکمت کا بھوکا ہوتا ہے فطرتاً مگر زمانے کی بھیڑ چال دیکھ کر وہ لالچ میں آ کر دنیا کے مال و دولت کے حصول کے لیے اللہ کے احکام کو بھلا دیتا ہے۔ نماز ہمیں اس بھیڑ میں رب تعالیٰ کی یاد سے جوڑے رکھتی ہے اور اپنے معاملات میں اخلاقی، سماجی اور معاشرتی برائیوں سے انسان کو روکنے کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہے مگر انسانی معاشرے کی مادی ترقی تو کر گیا مگر اقبال کی بات کی تائید کرتا نظر آتا ہے:

گفتار کا یہ غازی تو بنا
کردار کا غازی بن نہ سکا
مسجد تو بنا دی شب بھر میں
ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے
برسوں میں نمازی بن نہ سکا

Day: Date:

سوال نمبر 3

اسلام میں انسانی حقوق

اسلام ایک مکمل دین ہے۔ یہ دین حنیف ہے انسان نے کسی

سوال نمبر 3

تعارف

اسلام ہر حوالے سے ایک مکمل دین ہے۔ یہ دین حنیف ہے جو کہ زندگی کے ہر طبقے کے لیے مشعل راہ بن کر آیا ہے۔ اسلام کی آمد سے پہلے لوگ مختلف مذاہب کو مانتے تھے جزیرہ نما عرب میں لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے اور عام انسانی حقوق سے ناواقف تھے۔ عورت کی عزت کا نام و نشان تک بھی موجود نہ تھا۔ غلاموں کے ساتھ جانوروں سے بھی برا سلوک کیا جاتا تھا۔ لونڈیوں کو تو بھیڑ بکریاں سمجھا جاتا تھا۔ اسلام کے آنے کے بعد اس بات کو لوگوں کو بتایا گیا اور آہستہ آہستہ اس بات کو بار آور کروایا گیا کہ لوگوں کو اس بات کو ماننے پر مجبور کیا گیا کہ سب بھی اللہ کی مخلوقات ہیں۔ اسلام نے نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں کے حقوق کی بھی بات کر کے اپنے ماننے والوں کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔

Day:

Date:

اسلام انسانی حقوق کا علمبردار

اسلام وہ پہلا نظام ہے جس نے انسانی حقوق کی نہ صرف بات کی بلکہ عملاً اس کو نافذ کر کے اس کے ماننے والوں پر احسان عظیم کیا ہے۔ اللہ نے اپنی پیاری کتاب میں فرمایا:

یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم
من نفس واحدۃ و خلق منھا زوجھا و
بث منھما رجالا کثیرا و اتقوا اللہ

ترجمہ اے لوگوں اللہ سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے اور جوڑا جوڑا بنایا ہے اور زیادہ لوگ بنائے ہیں پس تم اللہ سے ڈرو۔

نبی کریم بھی اپنے معاملات میں اللہ کی بات بتاتے فرماتے کہ اللہ کو اپنا مومن بندہ بہت پسند ہے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ ایک مومن کی شان تو کعبہ سے بھی زیادہ ہے۔ جس طرح خانہ کعبہ تعظیم کا حقدار ہے بالکل اسی طرح مومن بھی تعظیم کا حقدار ہے۔ لونڈیوں کے ساتھ کیا جانے والا طریقہ اسلام نے اس کو تبدیل کر کے اس رسم و رواج کو بالکل ختم کر دیا ہے تاکہ لوگ غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ اچھے رویے کا مظاہرہ کریں اور ایک اسلامی اور فلاحی معاشرے کے لیے اپنا اہم کردار ادا کریں۔

Day: Date:

اسلام نے خواتین کے وقار کو کس طرح تسلیم کیا ہے۔

اسلام کی آمد سے پہلے عورت کو پست اور حقیر سمجھا جاتا تھا۔ سرزمین عرب تو عورت کی عزت و آبرو کا ذرہ خیال نہ رکھتی تھی۔ عورت کو تو صرف ایک چیز سمجھا جاتا تھا جو کہ اپنے مرد کے سامنے اف تک کہنے کی طاقت بھی نہ رکھتی تھی۔ مگر اسلام آیا اس نے احسان عظیم کیا اور عورت کو اس کا اصل مقام حاصل کرنے میں مدد دی۔

1۔ قرآن مجید نے عورت کے بارے بولے جانے والے بول کو بند کرتے ہوئے فرمایا:

فرعون کی بیوی حضرت آسیہ کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ اس کو جنت کی خوشخبری دے دی گئی تھی۔ اس کا خاوند فرعون جو کہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا ظالم بادشاہ تھا۔ آسیہ کو اللہ نے عزت سے نوازا گیا۔ حضرت مریم جو کہ اللہ کی برگزیدہ بندی تھی اس کے بارے میں قرآن پاک نے وضاحت کے ساتھ بتایا۔

2۔ عزت والا رتبہ دے کر

اسلام نے عورت کو اگر ماں کہا تو اس کو بتایا کہ

الجنۃ تحت اقدام امہاتکم

جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

Day: Date:

3۔ تعلیم کا حق دے کر

اسلام نے عورت کو اور مرد دونوں کو تعلیم کی طرف راغب کرنے کے لیے فرمایا:

قل ھل یستوی الذین یعلمون
والذین لا یعلمون

ترجمہ آپ فرما دیں کہ جو لوگ علم والے ہیں اور جو لوگ بے علم ہیں برابر ہو سکتے ہیں؟

حدیث میں بھی رسول کریم نے علم کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا

اطلبوا العلم من المھد الی اللحد

ترجمہ علم حاصل کرو گود سے گور تک

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم

ترجمہ

علم کی طلب ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔

4۔ جائیداد میں حصہ دے کر

رسول کریم کے آنے سے پہلے عورتوں کو ایک بازاری چیز کے طور پر سمجھا جاتا تھا مگر اسلام نے آ کر اس کو ایک نیا مقام و مرتبہ فراہم کیا۔ اسلام نے عورت کو جائیداد میں سے حصہ بھی دیا ہے

Day: Date:

اور فرمایا:

"مردوں کو ان کے مال سے حصہ ہے اور عورتوں کو ان کے مال میں سے حصہ ہے"

5- ذہنی غلامی سے آزادی دے کر۔

اسلام نے ہر عورت کو آزاد کر دیا۔ ایک مرتبہ ایک عورت نے حضرت عمر فاروق کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عمر حق مہر میں اضافے کے بارے میں بات کر رہا تھا کہ حق مہر زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ اس پہ ایک عورت کھڑی ہوئی اور اس نے کہا کہ اے عمر اللہ ہمیں خزانہ عطا کرتا ہے اور عمر کون ہوتا ہے ہمیں اس خزانے سے روکنے والا۔ یہ بات سن کر حضرت عمر فاروق خاموش ہو گئے اور باقاعدہ طور پر اس عورت سے معافی مانگی کہ میں نے غلط بیانی کی ہے۔

6- کاروبار کا حق دے کر

اسلام نے عورت کے حقوق کے لیے اس کو کاروبار اور ملازمت کا حق بھی دیا ہے ہمارے سامنے ام درداء رض کی مثال موجود ہے جو کہ ایک مدرسہ / درسگاہ چلایا کرتی تھیں جس میں باقاعدہ تعلیم حاصل ہوتی تھی اور آپ اس سے ماہانہ آمدنی حاصل کرتی تھیں۔ عورتیں گھریلو دستکاریوں میں بھی مشہور تھیں اور دستکاریاں بیچ کر اپنا کاروبار کرتی تھیں۔

Day: ____________

Date: ____________

اسلام نے انسانی بالخصوص عورت کے حقوق کے لیے جو کوششیں ہیں ان کا احاطہ

1۔ ماں کے مقام کو اجاگر کرنے کے احکامات۔

نبی کریم ﷺ نے بڑی وضاحت کے ساتھ اس بات کی تلقین کی جب تین مرتبہ آپ سے پوچھا گیا کہ انسان کے پیار کا سب سے زیادہ حق دار کون تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری ماں۔ چوتھی مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا باپ۔ اسلام کی آمد سے پہلے لوگ اپنی سگی ماں کے علاوہ اپنے باپ کی بیویوں سے بھی نکاح کر لیتے تھے رسول کریم ﷺ نے اس بات کی نہ صرف مذمت کی بلکہ آپ نے وہ لوگ قتل کروائے جو ماں کے ساتھ نکاح کرتے تھے۔

2۔ عبادات میں نرمی

اسلام نے اپنی خاتون پر رحم کرتے ہوئے یہ بات واضح کی ہے کہ اگر عورت بچے کو دودھ پلا رہی ہے تو ساتھ نماز بھی ادا کر سکتی ہے یا تھوڑی دیر بھی کر سکتی ہے۔ مخصوص ایام کی رخصت دی گئی ہے کہ ان ایام میں عورت عبادت نہ کرے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرا دل کرتا ہے کہ میں لمبی نماز ادا کروں مگر مجھے بچوں کے اور عورتوں پر رحم آتا ہے اس لیے میں اپنی رکعتیں چھوٹی کر لیتا ہوں۔

3۔ حسن سلوک کی تلقین

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

من يحرم الرفق يحرم الخير كله

Day: Date:

ترجمہ جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ ہر نیکی سے محروم رہا۔

آپ ﷺ نے حسن سلوک کرنے اور منصفانہ رویہ رکھنے کی بھی تلقین کی ہے۔ آپ نے فرمایا:

خیرکم خیرکم لاھلی و انا خیرکم لاھلی

ترجمہ

تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہے اور میں اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہوں۔

4۔ عورت اور مرد کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا۔

اسلام نے عورت کو مرد کا اور مرد کو عورت کا لباس قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"ھن لباس لکم وانتم لباس لھن"

ترجمہ

مرد عورتوں کا لباس ہیں اور عورت مرد کا لباس ہے

5۔ نکاح میں آزادی

رسول کریم ﷺ نے عورت سے زبردستی نکاح کو حرام قرار دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر مت کرو اور کنواری کا نکاح بھی اس کی مرضی کے بغیر مت کرو اور پوچھنے پر خاموش رہنے سے مراد اس کی اجازت سمجھی جانی چاہیے

(بخاری شریف)

CamScanner

Day: Date:

خطبہ حجۃ الوداع میں عورت پر احسان۔

۱۰ ہجری میں نبوی کریم نے اپنا آخری حج ادا کیا اور وہاں پر ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا جس کے دیگر پہلوؤں کے ساتھ ساتھ نبی کریم نے عورت کے حقوق کی بھی بات کی اور فرمایا:

عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرنا
جو کچھ تم کھاؤ ان کو کھلانا جو خود پہنو خود پہنانا۔

آپ نے مزید فرمایا: کہ کسی عربی کو کسی عجمی پر کسی عجمی کو کسی عربی پر کسی گورے کو کسی کالے پر کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت نہیں ہے بلکہ فضیلت صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔

حاصل کلام

اسلامی نظام نے بنیادی انسانی حقائق کے ساتھ معاشرتی، سیاسی اور سماجی حقوق بھی فراہم کیے ہیں جن کی بدولت ایک کامیاب معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ نبی کریم نے اپنی حیات طیبہ میں ایسے انتظامات کیے کہ جن کی بدولت انسان نے دنیا و آخرت کی بھلائی سمیٹنے میں ہی نا ضر کی ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک بھی ایسے نظام سے خالی ہیں جہاں عورت کو مکمل تحفظ اور حقوق ملیں اسلام نے عورت کو وہ تمام حقوق فراہم کیے ہیں جو آج دنیا کی عورت کو خواب ہیں۔